بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

دہلی

نمبر ۸	ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری	جلد ۲

تاریخ رحمانیہ بابت ۱۳۵۳ھ

یعنی

دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے تیرہویں سالانہ کوائف

عام طور پر عربی مدارس میں رمضان کا مہینہ سالانہ تعطیل کا ہوا کرتا ہے۔ اسی بنا پر عرصہ قدیم سے مروجہ عربی مدارس میں شعبان کا مہینہ آخر سال اور شوال ابتدا سال سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی کا بھی ایک دینی درسگاہ ہونیکی حیثیت سے یہی دستور ہے کہ شعبان میں سالانہ تعطیل ہوجاتی ہے پھر شوال سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ ناظرین محدث کے سامنے ہمیشہ شعبان یا رمضان کے پرچہ میں دار الحدیث کی سال بھر کی کارگذاری مختصر طور پر پیش کردیا کریں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ناظرین دار الحدیث رحمانیہ کی اپنے اپنے موقعہ پر وقتی کارگذاریوں کو دیکھکر ایک شاندار خدمت دین اور اشاعت حدیث و قرآن کے اعتبار سے دار الحدیث اور اسکی بے نظیر تعلیم سے کافی دلچسپی لینے لگے ہونگے۔ بنا بریں ہمارے اس مناسب اور ضروری ارادے سے خوش ہوکر دار الحدیث کے مختصر سالانہ کوائف سے مزید دلچسپی لینگے گذشتہ سال شعبان ۱۳۵۲ھ ہجری میں "تاریخ رحمانیہ" شائع ہوچکی ہے جس میں وقت اشاعت تک دار الحدیث کے بارہ سالہ حالات اور گذشتہ سال کے کوائف بھی مکمل اور اجمالی طور پر باقاعدہ مندرج ہیں۔ ہم جا بجا عام حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صرف اسی سال کی کارگذاری درج کرینگے۔

۱؎ جو صاحب چاہیں محصولڈاک کیلئے صرف ۲ کا ٹکٹ بھیجکر جناب مہتمم صاحب سے مفت "تاریخ رحمانیہ" منگوالیں۔ مدیر

دارالحدیث رحمانیہ کی ابتدار قیام سے یہ کوشش رہی کہ ملک میں بہترین صاحب استعداد علمار پیدا کرکے ملت بیضائی صحیح خدمت انجام دیجائے۔ اور موجودہ دور میں جبکہ عام ذہنی فلاکت کیوجہ سے احکام شرع کے پابند پرجوش لائق عالمانِ دین وخادمانِ قوم کا تقریباً قحط ہے ایسے طلبہ ان فرائض کی انجام دہی کیلئے تیار کئے جائیں جنہیں ہر علم وفن خصوصاً قرآن وحدیث کی ٹھوس لیاقت اور ہر طرح کی اصولی وفروعی معلومات ہر جہ اتم موجود ہوں اور وہ اپنے ملک وملت کی بجا طور پر خدمات انجام دیکر اس شدید کمی کو پوری کردیں چنانچہ اس خیال کی پختگی وتکمیل کیلئے دارالحدیث نے اعلیٰ پایہ کے ماہرین درس اور لائق مدرسین تمام علوم وفنون کے لئے ہمیشہ مہیا کئے جو بحمد اللہ امسال بھی اپنی گذشتہ روایات کے مطابق نہایت شان واہتمام سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

سب سے پہلی اور ضروری چیز طلبہ کا انتخاب ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ دارالحدیث رحمانیہ کا نصاب تعلیم درجہ بدرجہ مقرر ہے پھر قواعد وضوابط نہایت عمدہ اصول کے ساتھ منضبط ہیں۔ لہٰذا نصاب تعلیم وضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو طالب علم دارالحدیث میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کا امتحانِ داخلہ لیا جاتا ہے۔ یہ امتحان ایک معیاری جانچ ہوتا ہے جس سے اس طالب علم کی ذہانت ولیاقت اچھی طرح معلوم ہوجاتی ہے اور وہ اپنی عمر کے ساتھ ساتھ علمی استعداد کے اعتبار سے جس جماعت کے لائق ہوتا ہے اس میں داخل کرلیا جاتا ہے۔ اس اصول پر اتنی سختی سے پابندی کیجاتی ہے کہ ذاتی لیاقت کی عدم موجودگی میں کسی بڑی سے بڑی سفارش کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ چنانچہ بیسیوں لڑکے جن کی تعلیمی نشو ونما عام مدارس کے روش پر ہوئی ہے داخلہ امتحان میں ناکام ہوکر واپس جاتے ہیں۔ رحمانیہ اپنے معیار کے سامنے طلبہ کی تعداد کی کمی کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ کیونکہ اس مدرسہ کو بفضل خدا کسی سے چندہ تو لینا نہیں ہے کہ اپنے صحیح مقاصد کی تکمیل کے خلاف محض کثرت دکھانے کیلئے رطب ویابس سب بھرلے۔ الغرض طلبہ کے مرحلہ اولیٰ کا یہ وہ اصولی نظام ہے جس سے اکثر مدارس خالی ہیں۔ امسال بھی شوال میں بہت سے جدید لڑکے داخل ہونے کیلئے آئے۔ جو دارالحدیث کے ٹھوس معیار پر پورے اترے وہ داخل ہوئے اور جو معیار پر نہ آسکے وہ واپس گئے۔ اور دوسرے مدارس میں جہاں ان امور کا کچھ لحاظ نہیں بخوشی داخل ہوگئے۔ پھر دارالحدیث کی تعلیم وتربیت کی عام پابندیاں علیحدہ چیز ہیں جو طلبہ میں شرعی امور کی پابندی تعلیمی محنت کا شوق اور اخلاق عامہ سنوارنے کی باعث بنتی ہیں۔ بعض ایسے طلبہ بھی ہر سال آتے ہیں جو علمی اعتبار سے داخل تو کرلئے جاتے ہیں لیکن ان پابندیوں اور تعلیمی محنت اور تعمیل احکام شرع کی تاب نہ لاکر صرف چند ماہ میں خود چلے جاتے ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں کہ ہر سال ان کا وقوع ہوتا ہے چنانچہ امسال بھی اسکی بعض مثالیں پائی گئیں۔ بایں ہمہ دارالحدیث رحمانیہ کے بلند حوصلہ مہتمم جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب کا جن کے دل میں طلبہ میں ہر قسم کی ٹھوس استعداد اور موجودہ سطح سے بلند لیاقت پیدا کرنیکی ایک بڑھتی ہوئی لگن ہر وقت موجود رہتی ہے۔ خیال ہے کہ اگر دارالحدیث کے مقررہ معیار پر ایک ہزار طلبہ بھی داخل ہونے کیلئے آئیں تو وہ نہایت فراخ قلبی اور خوشی سے داخل کرلینگے۔ مگر چونکہ عام روش نے ملک میں ایسی فضا پیدا کردی ہے کہ اچھی ذہنیت ولیاقت کے محنتی وشوقین طلبہ بہت کم نظر آتے ہیں اسی لئے رحمانیہ کے طلبہ کی

تعداد ہمیشہ ساٹھ سے لیکر سو تک کے درمیان ہی رہی۔

دارالحدیث رحمانیہ جہاں ایسے بہترین طلبہ منتخب کرتا ہے اور ان سے پرزور تعلیمی محنت لیکر ان کو ہر طرح تدریس تبلیغ اور تصنیف کے قابل بناتا ہے وہاں ان کی آسائش و نگہداشت کا بھی بہت زیادہ خیال رکھتا ہے۔ چنانچہ ہم اپنے تجربہ کی بنا پر بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ ایسا طعام و قیام کا انتظام اور دوسرے لوازم زندگی کے آرام فی الحال ملک کے کسی مدرسہ میں موجود نہیں۔ ان امور پر بھی ہم محدث میں بارہا اظہار خیال کر چکے ہیں جن سے ناظرین اچھی طرح واقف ہوں گے اسوقت مقصد تحریر یہ ہے کہ یہ انتظام و آرام امسال بھی گذشتہ شان سے بڑھ چڑھ کر دارالحدیث میں موجود رہے جنکی شہادت طلبہ و مدرسین کے متفقہ بیان نے دیدی ہے جو گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اسی قسم کا ایک دوسرا بیان گذشتہ سال تاریخ رحمانیہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

سہ ماہی و ششماہی امتحانات و تقسیم انعامات

دارالحدیث رحمانیہ کا سہ ماہی امتحان ۱۷۔ ۱۸۔ ۲۰ محرم ۵۳ھ کو ہوا۔ ۲۱۔ ۲۲ محرم کو چھٹی رہی۔ جس میں ۲۲ تاریخ میں ایک خصوصی دعوت کے ساتھ بہترین جشن تفریح منایا گیا۔ ماشاء اللہ امسال کے سہ ماہی امتحان کا نتیجہ بھی دارالحدیث کی قدیم روایات کے مطابق نہایت شاندار رہا۔

طلبہ کی کتب بینی کے لئے ایک ہفتہ تک اسباق بند رہنے کے بعد ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ اگست ۳۴ء (۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ ربیع الثانی) کو دارالحدیث کا ششماہی امتحان باقاعدہ ہوا۔ ۱۴ اگست کو بعد عصر نتیجہ سنایا گیا جو حد درجہ امید افزا اور پچھلے تمام نتائج سے بہترین رہا۔ پھر جناب مہتمم صاحب کا حوصلہ سخاوت کتنا بلند اور طلبہ میں محنت و کاوش پیدا کرنیکا کتنا شوق ہے کہ ان معمولی امتحانات میں بھی جو صرف سالانہ کی تیاری کیلئے تاکیداً ہوا کرتے ہیں برابر انعامات تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد آتا ہے کہ جناب مہتمم صاحب مدظلہ نے گذشتہ سال سہ ماہی امتحان میں انعام تقسیم کیا تھا امسال ششماہی امتحان میں آئندہ مزید محنت کا شوق دلانے کیلئے حسب ذیل نقدی انعامات امتیازی حیثیت سے کامیاب طلبہ کو عنایت فرمائے:۔

مولوی محمد تسلیم خاں:۔ جماعت ہشتم میں اول آنے کی وجہ سے مبلغ عمار

مولوی سید نظیر الحسن:۔ جماعت ہفتم میں اول اور اپنی جماعت کی حدیث میں اول آنیکی وجہ سے مبلغ صر

مولوی عبدالجلیل بستوی:۔ جماعت ششم میں اول اور اپنی جماعت کی حدیث میں اول آنیکی وجہ سے مبلغ صر

مولوی احسان اللہ:۔ جماعت پنجم میں اول اور اپنی جماعت کی حدیث میں اول آنیکی وجہ سے مبلغ صر

علی محمد:۔ جماعت چہارم میں اول آنیکی وجہ سے مبلغ عمار

عبدالاحد:۔ جماعت سوم میں اول حدیث میں اول اور مدرسہ بھر میں دوم آنے کی وجہ سے مبلغ معہ

امام الدین:۔ جماعت دوم میں اول آنے کی وجہ سے مبلغ عمار

حافظ عبد [illegible] - جماعت دوم کی [illegible] اول آنے کی وجہ سے مبلغ عہ/
عبدالرحمٰن خورد [illegible] جماعت اول [illegible] گر برابر نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے دونوں کو دو دو روپیہ (للعہ/)
محمد ابراہیم
عبدالعزیز - جماعت اول [illegible] میں اول آنے کی وجہ سے مبلغ صہ/ انعام میں دئیے گئے -
میزان ۲۹ لعہ/

تفریحات

دارالحدیث رحمانیہ کا یہ قدیم دستور چلا آتا ہے کہ ہر سال کم از کم دو دن ضرور تفریح کیجاتی ہے - جن میں طلبہ و مدرسین [illegible] کو جناب مہتمم صاحب شاہی سیرگاہوں اور تاریخی مقامات میں لیجاتے ہیں - جہاں دن بھر سیر و تفریح اور مختلف دلچسپ علمی مشاغل میں مصروف رہتے ہیں - چنانچہ امسال بھی ۱۱ر جولائی ۳۴ء (۲۹ ربیع الاول) کو ایک یوم التفریح منایا گیا - تمام طلبہ و مدرسین اور ملازمین لاریوں کے ذریعہ صبح ہی قطب مینار پہونچے جہاں دن بھر سیر و تفریح اور کھیل کود میں لگے رہے - بعد ظہر تا عصر تک قطب مینار کی بھول بھلیاں کے وسیع سائبان میں زیر صدارت مولانا محمد صاحب مدیر محمدی [illegible] طلبہ کی عربی و اردو برجستہ تقریریں ہوئیں - بعض طلبہ نے عربی و اردو زبان میں اپنی تیار کردہ قومی و نعتیہ نظمیں سنائیں جن پر ہر طالب علم کو مہتمم صاحب کی طرف سے مولانا محمد صاحب نے نقدی انعامات دیئے آخر شام کو جشن آم خوری کے بعد لاریوں کے ذریعہ واپسی ہوئی -

دوسری تفریح ششماہی امتحان کے بعد طلبہ کی دماغی تکان دور کرنے کیلئے ۵ار اگست ۳۴ء (۲ر جمادی الاولیٰ) کو منائی گئی - جس میں جناب مہتمم صاحب کی طرف سے شاہی باغ روشن آرا میں تفریح کا سامان کیا گیا - دن بھر سارے متعلقین مدرسہ وہیں رہے حسب دستور ایک پر لطف دعوت بھی ہوئی جس میں پھلوں کی خاص طور پر کثرت رہی - طلبہ مختلف کھیلوں اور دلچسپ ادبی مجلسوں میں مصروف رہے - پھر ان تمام تفریحات کے بعد شام کو سب کے سب مدرسہ واپس آگئے -

جمعیۃ الخطابہ

دارالحدیث کی اس جمعیۃ کا تذکرہ محدث کے صفحات میں اکثر کیا گیا ہے - ناظرین اس سے بخوبی روشناس ہوں گے - یہ جمعیۃ مدرسہ کی طرف سے طلبہ میں تقریر و تحریر اور علمی مقابلہ و مناظرہ کی مشق کرانے کے لئے نیز عام معلومات سے موجودہ روش کے ساتھ علمی و ادبی مذاق پیدا کرنے کیلئے قائم ہے - اسکے دو شعبے ہیں - ہر دو شعبوں کا عام ہفتہ واری اجلاس علیحدہ علیحدہ ہوتا رہتا ہے - ہر دو مہینہ میں ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا کرتا ہے - جسے اگر کوئی خاص اور مناسب موقعہ حاصل ہو تو خصوصی حیثیت دیدی جاتی ہے - امسال اس جمعیۃ کے سالانہ اجلاس اور عام اجلاسوں کے علاوہ پانچ مشترکہ اجلاس ہوئے جنمیں پہلا اجلاس حسب دستور افتتاحی ہوا جو شروع سال یعنی اواخر شوال میں نہایت شان سے منعقد ہوا جس میں عہدیداران کا سالانہ انتخاب عمل میں آیا - دوسرا خصوصی اور مشترکہ اجلاس عید اضحیٰ کے موقعہ پر بروز پنجشنبہ ۵ ر ذی الحجہ ۵۲ھ کو منعقد ہوا جس میں صرف قربانی اور حج سے متعلق مضامین عربی و اردو میں بیان کئے گئے -

تیسرا خصوصی اور مشترکہ اجلاس محرم کے موقعہ پر ۱۰ ر محرم الحرام ۵۳ھ کو منعقد ہوا جس میں موجودہ مراسم محرم کے خلاف واقعہ شہادت پر نہایت بلند پایہ تاریخی و محققانہ تقریریں ہوئیں [illegible] اور آخر میں بجز عہدہ صدارت کے دوسرے عہدیداران کا سہ ماہی انتخاب

ہو۔ چوتھا خصوصی اور مشترکہ نہایت شاندار جلسہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ کو بروز پنجشنبہ منعقد ہوا جس میں ہر دو شعبوں کے منتخب اراکین جمعیۃ نے صرف حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مختلف شعبوں پر اعلیٰ درجہ کی عربی و اردو تقریریں کیں۔ اور دلچسپ نظمیں پڑھیں۔ اسی اجلاس سے جناب مہتمم صاحب نے جمعیۃ کے ہر اجلاس میں بہترین تقریر کرنیوالوں کو انعامات دینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس اجلاس میں بھی عمدہ مقررین کو انعامات دیئے گئے۔ اسکے بعد ہر دو شعبہ کے ہر اجلاس میں مقابلہ کی تقریریں دی جاتی رہیں جنمیں اول و دوم آنیوالوں کو گھڑی، شیشہ کی متعدد خانوں والی فینسی دواتیں، خوبصورت رومال اور مضبوط چاقو انعام میں ملتے رہے۔ میرے خیال میں اس بحر انعام کے فیض سے امسال جمعیۃ میں شاید ہی چند بدنصیب طلبہ محروم رہے ہوں گے۔ ورنہ بار بار کے مقابلے اور انعامی تقاریر کی وجہ سے طلبہ کے کثیر حصہ نے انعام پائے۔ غرض امسال جمعیۃ الخطابہ میں یہ نرالی خصوصیت رہی کہ ہر اجلاس میں انعامات تقسیم ہوئے۔

پانچواں مشترکہ اجلاس بغیر کسی خصوصی موقعہ کے محض اصول کی پابندی کیلئے جمادی الاولیٰ کے شروع ہفتہ میں منعقد ہوا۔ اس میں بھی مختلف موضوع پر اچھی اچھی تقریریں ہوئیں اور ایک علمی مناظرہ ہوا۔

ان دلچسپ عمومی و خصوصی اجلاسوں کے بعد حسب دستور سالانہ امتحان کے قرب کی وجہ سے امسال ۴ اکتوبر ۳۴ء (۲۴ جمادی الاخریٰ) پنجشنبہ کو جمعیۃ کا سالانہ ہنگامہ خیز اور شاندار اجلاس زیر صدارت مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث منعقد ہوا۔ جس میں منتخب و مخصوص طلبہ نے اعلیٰ پایہ کی عربی و اردو تقریریں کیں۔ رسم انجمن یعنی سالانہ روداد و تشکر عہدیداران ادا کئے جانے کے بعد جناب مولانا محمد صاحب مدیر محمدی نے اپنی اور چند دیگر مقامی مدارس کے مدعو اساتذہ کی طرف سے انجمن پر بیش قیمت آراء کا اظہار کیا اور طلبہ و کارکنان انجمن کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بہترین نصیحتیں کیں۔ آخر میں صدر محترم نے تمام حاضرین کے ساتھ حضرت میاں صاحب مدظلہ مہتمم دار الحدیث کی فلاح و بہبود کیلئے دعائے خیر کی کہ یہ سب کچھ انھیں کی مبارک و پر خلوص کوششوں کا اعلیٰ ثمرہ ہے۔ نیز مدرسہ و جمعیۃ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا۔

مکتبہ رحمانیہ دار الحدیث رحمانیہ کی "مکتبہ رحمانیہ" کے نام سے ایک عظیم الشان مستقل لائبریری ہے۔ جس میں ہزارہا کتابیں مختلف علوم و فنون کی درسی و غیر درسی بلکہ قلمی و نادر نسخے تک موجود ہیں۔ اور ہر سال کچھ نہ کچھ ضروری و مفید کتابیں قدیم و جدید خرید کر کتبخانہ کے ذخیرہ میں بڑھائی جاتی ہیں۔ چنانچہ امسال بھی محلی شرح موطا کا نایاب قلمی نسخہ اور مطبوعہ و نایاب کتابوں میں "تمدن عرب" "تفسیر" "ترجمان القرآن" از نواب صاحب مرحوم وغیرہ وغیرہ متعدد درسی و غیر درسی کتب کا اضافہ ہوا۔

مکتبہ رحمانیہ کے ماتحت طلبہ کی جمعیۃ الخطابہ کے زیر اہتمام جناب مہتمم صاحب کی طرف سے طلبہ کیلئے موجودہ روش کے مطابق علمی و ملکی حالات جاننے اور ذہنی ارتقا حاصل کرنے کیلئے ایک دار المطالعہ قائم ہے۔ جس میں امسال بھی بیس کے قریب ملک کے مشہور روزانہ، سہ روزہ، ہفتہ وار اور پندرہ روزہ اخبارات اور سولہ کے قریب مشہور و بلند پایہ علمی، ادبی اور مذہبی عربی و اردو رسائل جاری رہے جو آئندہ بھی انشاء اللہ جاری رہیں گے۔ قارئین کرام رسالہ "محدث" کی بعض

اشاعتوں میں ان عربی رسائل (النجم، المعلان اور المقتطف وغیرہ) کے تراجم طلبہ اور راقم الحروف کے قلم سے پڑھ چکے ہیں۔

بیرونی تبلیغ

جہاں جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب مدظلہ اتنا بڑا شاندار مدرسہ جاری کرکے ملک وقوم کی علمی و تعلیمی خدمت انجام دے رہے ہیں وہاں ملک کے ہر گوشہ میں عام تبلیغ کا بھی جذبہ ان کے دردمند پہلو میں کارفرما ہے۔

اگرچہ رحمانیہ کے ہرسال فارغ التحصیل ہونے والے علما اپنے اپنے علاقہ میں درسی و تبلیغی خدمتیں انجام دے کر رحمانیہ کے مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں لیکن مہتم صاحب کا بڑھتا ہوا تبلیغی جوش اسی نوبت پر محدود ہونا نہیں چاہتا۔ نیز قومی تبلیغ کیلئے اس سے بہتر کوئی صورت ممکن نہیں کہ پریس واشاعت کے ذریعہ ایک جگہ سے بیٹھکر ملک کے گوشہ گوشہ میں اپنی تبلیغی آواز پہنچائی جاسکے چنانچہ اسی مقصد کیلئے محرم ۱۳۵۲ھ سے رسالہ "محدث" بالکل مفت جاری ہے جو ہزاروں کی تعداد میں ہندوستان کے ہر ایک علاقہ اور بیرون ہند متعدد ملکوں میں ہرماہ باقاعدہ پہنچ رہا ہے۔ اور اپنے عام فہم ضروری مذہبی مضامین و قومی نظموں کی وجہ سے ہمہ گیر مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ محدث کی خدمات بابت ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین کے قلوب خود اسکی سچی شہادت دے رہے ہونگے۔

اس ماہوار رسالہ کے علاوہ جناب مہتم صاحب اب تک حسب ذیل کتابیں چھپوا کر مفت تقسیم کر چکے ہیں۔

التحقیق الراسخ (دو سو صفحات کی ضخیم کتاب)۔ سطوع الحدید۔ احکام میلاد مروجہ۔ الحزب المقبول (دعاؤں کا مجموعہ)۔ تقویۃ الایمان۔ اربعین رحمانی (چہل حدیث)۔ ان میں تین موخرالذکر اسی سال تقسیم ہوئی ہیں جن سے ناظرین محدث اچھی طرح واقف ہیں۔ تقویۃ الایمان مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و مقبول تصنیف ہے۔ جناب مہتم صاحب نے اسے تین ہزار چھپوایا تھا جو محدث کے صرف ایک نمبر میں اعلان شائع کرتے ہی صرف دو ماہ میں کل کی کل ختم ہوگئی۔ پھر بھی ہنوز درخواستوں کا سلسلہ لگا ہوا ہے چنانچہ تقویۃ الایمان کی کثیر مانگ اور اس سے خلق خدا کا عظیم الشان مذہبی و اعتقادی فائدہ دیکھکر اب جناب مہتم صاحب اپنے بحر سخا سے کام لیتے ہوئے اسکو سات ہزار کی تعداد میں چھپوا رہے ہیں۔ جو میرے خیال میں ناظرین کے ہاتھوں میں رسالہ پہنچنے تک تیار ہوجائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان خدمات کے علاوہ شیخ عطاء الرحمن صاحب نے دارالحدیث رحمانیہ کے ایک ادیب مدرس مولانا عبیداللہ صاحب مبارکپوری کو اپنی طرف سے تنخواہ دیکر حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مدظلہ مصنف تحفۃ الاحوذی کے پاس شرح ترمذی کے کام میں معاونت کیلئے بھیجدیا تھا جہاں انھوں نے دو سال تک مقررہ خدمت انجام دیکر حضرت مولانا شارح مدظلہ کو عدم بصارت کی مجبوری میں بڑا آرام پہنچایا۔ نیز سندھ کے علاقہ میں تقریری تبلیغ کیلئے جناب شیخ صاحب موصوف نے ایک عرب عبدالعزیز نجدی کو سال بھر اپنی طرف سے تنخواہ دیکر حق تبلیغ ادا کیا۔ فلہ الجزاء

تیرھواں سالانہ شاندار جلسہ

چند دنوں تک سالانہ امتحان جاری رہنے کے بعد دارالحدیث رحمانیہ کے اس سال کا سالانہ جلسہ انعام واسناد کی تقسیم کیلئے مورخہ ۱۰ر نومبر ۳۴ء مطابق ۹ر شعبان ۵۳ھ کو حسب سالہائے گذشتہ نہایت شان و اہتمام سے رحمانیہ کے وسیع ہال (دارالتذکیر) میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی کثیر تعداد کے ساتھ تقریباً کل مقامی اہلحدیث علماء و زعماء اور اکثر معززین و اکابر نے شرکت فرمائی۔ جلسہ تلاوت قرآن مجید کے بعد گیارہ بجے شروع ہوا چونکہ امسال سے دارالحدیث نے حفظ حدیث کا نہایت پسندیدہ سلسلہ جاری کیا ہے اسلئے نماز ظہر تک حدیث زبانی یاد کرنے والے طلبہ سے بھرے اجلاس میں اربعین رحمانی (چہل حدیث) اور دوسری احادیث سنی گئیں۔ جنکے انعامات کی تفصیل آئندہ

سطور میں ذکر کیجائیگی۔ بعد نماز ظہر مولوی ضیاء الدین، مولوی ابوالخیر، مولوی ابوالقاسم، مولوی عبداللطیف متعلمان رحمانیہ نے مختلف عنوانات پر اردو تقریریں کیں اور مولوی عبدالجلیل بستوی، مولوی حاکم علی، مولوی محمد اسحاق کلاں اور مولوی احسان اللہ نے عربی زبان میں مختلف عنوانات پر بلند پایہ تقریریں کیں اور عربی قصائد پڑھے جن سے محترم حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ پھر بعد نمازِ ظہر مولانا عبداللہ صاحب ندوی اور مولانا عبدالغفور صاحب بسکوہری مدرسینِ دارالحدیث نے اپنے فصیح و بلیغ عربی قصائد سنائے۔ اسکے بعد جناب ممتحن مولانا عبداللہ صاحب روپڑی نے ایک مختصر تمہید کے ساتھ سالانہ امتحان کا نتیجہ سنایا۔ بحمد اللہ حسب توقع امسال کا نتیجہ بیحد کامیاب و شاندار رہا۔ جماعت ہشتم یعنی فارغ ہونیوالے پانچ طلبہ تھے جو سب کے سب کامیاب ہوے انکو اسی اہم اجتماع میں مبارکبادی کے ساتھ جبہ و دستار اور سندات عطا کی گئیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مولوی محمد تسلیم خان مظفرپوری، مولوی عبداللطیف خان حصاری، مولوی حاکم علی فیروزپوری، مولوی محمد اسحاق بستوی، مولوی ابوالقاسم بنگالی۔ میری دعا ہے کہ خدا ان سے اپنے دین کی سچی خدمت لے اور لوگوں کو ان کے علوم سے نفع پہنچائے۔ آمین۔ آخر میں اس اجلاس کے صدر ادیب الہند علامہ عبدالعزیز المیمنی لکچرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے جو خاص جلسہ کی شرکت کیلئے بلائے گئے تھے اردو و عربی زبان میں ایک اعلیٰ پایہ کی تقریر کی جس میں دارالحدیث رحمانیہ کی مستحسن و بے مثال خدمات پر اظہار رائے کرتے ہوئے عربی خواں طلبہ کو علمی و تعلیمی اعتبار سے نہایت مناسب مشورے عنایت فرمائے۔ اسکے بعد عطاء اللہ طالب علم نے جمعیۃ الخطابہ کی طرف سے عربی زبان میں ایک دعائیہ قصیدہ سنایا جو اسی اشاعت میں مندرج ہے۔ بالآخر جلسہ مدرسہ کی کامیابی و ترقی کی دعا پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس شاندار اجلاس میں امتیازی حیثیت سے کامیاب طلبہ کو راس الاسخیا جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم دارالحدیث نے حسب دستور سابق مندرجہ ذیل تفصیل کیساتھ نقدی انعامات دیئے۔

مولوی محمد تسلیم خاں کو جماعت ہشتم میں اول آنے پر مبلغ عـہ روپیہ اور ایک سنہری قیمتی گھڑی۔ مولوی عبداللطیف خاں کو جماعت ہشتم کی حدیث میں اول آنے پر عـہ اور اردو میں تقریر کرنے پر للعہ کل لاعـہ۔ مولوی حاکم علی متعلم درجہ ہشتم کو جلسہ میں ایک عربی تقریر کرنے پر للعہ۔ مولوی ابوالقاسم متعلم درجہ ہشتم کو اردو تقریر کرنے پر ہے۔ مولوی محمد اسحاق متعلم درجہ ہشتم کو ایک عربی تقریر اور ایک عربی قصیدہ پڑھنے پر ؎۔ مولوی نظیر الحسن کو درجہ ہفتم کی حدیث میں اول آنے پر عـہ اور اپنی جماعت میں اول آنے پر عـہ کل عـہ۔ مولوی عبدالجلیل بستوی کو جماعت ششم میں اول آنے پر عـہ عربی تقریر پر عـہ کل عـہ۔ مولوی احسان اللہ کو جماعت پنجم میں اول آنے پر عـہ عربی قصیدہ پڑھنے پر للعہ کل للعہ۔ علی محمد کو درجہ چہارم میں اول آنے پر عـہ اور چالیس حدیث (اربعین) زبانی سنانے پر ہے کل ؎۔ عبدالشکور کو جماعت سوم میں اول آنے پر عـہ اور اربعین سنانے پر ہے کل ؎۔ ابوالخیر متعلم جماعت سوم کو جلسہ میں اردو تقریر پر للعہ۔ عبدالجلیل بنگالی متعلم جماعت سوم ۹۰ حدیث مع اربعین سنانے پر عـہ۔ محمد ادریس اعظمی متعلم جماعت سوم کو خوشخطی پر عـہ۔ شمس الحق سلہٹی جینتوی متعلم جماعت سوم کو برابر نماز کی حاضری پر عـہ۔ حمید اللہ کو جماعت دوم میں اول آنے پر عـہ۔ حافظ عبدالحلیم پرتابگڈھی متعلم جماعت دوم کو سو احادیث مع اربعین سنانے پر ہے۔ امام الدین کو برابر نماز کی حاضری پر عـہ۔ عبدالستار متعلم درجہ دوم کو ۶۰ احادیث مع اربعین سنانے پر ہے اور نماز کی اکثر حاضری پر عـہ کل عـہ۔ عبدالرحمن مدراسی کو جماعت اولیٰ میں اول آنے پر عـہ۔ مدرسہ میں اول آنے پر عـہ کل عـہ۔ محمد ابراہیم و محمد اکبر کو درجہ اول کے قرآن میں سب سے زیادہ مگر برابر نمبر حاصل کرنے پر تین تین روپیہ (سے)۔ ضیاء الدین متعلم درجہ اول کو جلسہ میں اردو تقریر پر عـہ۔ عطاء اللہ متعلم درجہ اول کو اربعین اچھی طرح سنانے پر عـہ (نیز اسکو حاجی عبداللہ ثناء اللہ صاحب سوداگر کیطرف سے عـہ) عبدالعزیز پوربی متعلم درجہ اول کو اربعین سنانے پر للعہ۔ عبدالمجید کو جماعت ادنیٰ میں اول آنے پر ہے اور اربعین بہترین طرز سے صاف صاف سنانے پر عـہ (نیز اسکو حاجی عبداللہ ثناء اللہ صاحب سوداگر کیطرف سے عـہ) کل عـہ۔ عبدالعزیز پنجابی متعلم جماعت ادنیٰ کو اس جماعت میں اول آنیوالے (عبدالمجید) سے صرف ایک نمبر کی کمی ہونیکی وجہ سے مبلغ عـہ انعام میں دئیے گئے۔ رحمانیہ سے باہر کے دو طالب علم کو بھی حسب اعلان اشاعت حدیث کیلئے جلسہ میں اربعین سنانے پر انعام دیا گیا یعنی ثناء اللہ پنجابی کو سے اور عبدالحکیم بنگالی کو للعہ۔ کل جناب مہتمم صاحب کی طرف سے دو سو بارہ (۲۱۲) روپے بروقت جلسہ میں انعامات کے تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں تین سو روپیہ کے قریب نادار طلباؤں کے گھر جانے کے لیے کرایہ کے لئے دئیے۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ خدا شیخ صاحب موصوف کو ان اعمال حسنہ کی جزائے خیر دے اور اس بے نظیر درسگاہ کو روز افزوں ترقی عطا کرے۔ آمین۔

عبدالحلیم ناظم مدیر محدث

نوٹ:۔ دارالحدیث کی سالانہ تعطیل کیوجہ سے تمام طلبہ و مدرسین کی طرح خاکسار ایڈیٹر محدث بھی ۱۰ ارشعبان سے ۱۰ ارشوال تک ایام تعطیل گذارنے یا سال بھر کی محنت کے بعد آرام لینے کیلئے اپنے وطن میں رہیگا۔ تاہم ان دونوں درمیانی مہینوں کا محدث خاکسار کے غائبانہ میں بھی حسب دستور [illegible] (مدیر)